20455-کیا دو بیویوں والے شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ پہلی بیوی کے پاس روزانہ جائے؟

سوال

میرا خاوند مندرجہ ذیل کام کرتا ہے :

میرے گھر میں صرف ہفتہ میں دو دن آتا ہے اور وہ بھی عشاء کے بہت ہی دیر بعد اور فجر سے قبل واپس چلا جاتا ہے ، اپنی پہلی بیوی کو روزانہ کام پر اور اس کے بچوں کو سکول لے جاتا ہے ، اور مجھے اکیلا چھوڑتا ہے میں خود ہی کام پر بھی جاتی ہوں اور بچوں کو بھی سکول چھوڑتی ہوں ، اور ڈیوٹی ختم ہونے پر بھی وہ ایسے ہی کرتا ہے ۔

پہلی بیوی کے گھر میں جاتا اور وہاں لیٹ رہتا ہے اور جب کچھ کرنے کو باقی نہیں رہتا تو میرے گھر میں رات کو دیر سے آداخل ہوتا ہے ، میرے اور میری اولاد کے لیے اس نے کوئی دن خاص دن مقرر نہیں کیا ، اس کا خیال ہے کہ جب وہ میرے پاس رات کو آتا ہے تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ دن کو جو مرضی کرتا رہے چاہے وہ دوسرے گھر چلا جائے ۔

وہ ہر رمضان پہلی بیوی کے ساتھ مسجد میں گزارتا ہے ، اس کا صرف ایک ہی عذر ہے کہ میں اس کی پہلی بیوی سے متفق نہیں ہوں تو اس وجہ سے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو وہ مناسب سمجھے گا وہی کرے گا ، ان حالات کی وجہ سے ہمارے درمیان بہت سی مشکلات اور اختلاف پیدا ہو گیا ہے ، جس کی وجہ سے میں طلاق لینا چاہتی ہوں اور یہ کہ مجھ پر ظلم ہو رہا ہے ، اور ان حالات میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی ، اس لیے کہ میرا خاوند صحیح طور پر اللہ تعالی سے خوف نہیں کھاتا جو اسے باور کرائے کہ اس کا ایسا کرنا غلط ہے اور اسے روز قیامت حساب بھی دینا ہے ، اور لگتا نہیں کہ اس میں کچھ تبدیلی پیدا ہو جو کہ مجھے قبول نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے مرد کے لیے چار شا عورتوں سے بیک وقت شادی کرنا مباح کیا ہے ، جس میں بہت سی عظیم مصلحتیں ہیں ، لیکن یہ جگہ ان کی تفصیل بیان کرنے کی نہیں ، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالی نے اس مسئلہ کو مردوں پر ہی نہیں چھوڑ دیا کہ وہ اپنی رغبت اور خواہش سے جو مرضی کرتے رہیں ۔

بلکہ اس مسئلہ کو کچھ شروط و قیود کے ساتھ مقید کیا ہے کہ تا کہ تعدد نکاح کا بلند اور اعلی مقصود حاصل ہو سکے ۔

اور آپ جس مشکل سے دوچار ہیں وہ انہی قیود اور ضوابط اور حقوق کے نقص کی بنا پر پیدا ہوئی ہے ، جو کہ تقسیم کے حق سے خالی ہونے کی بنا پر ہے کہ اس نے آپ کی کو حق تقسیم نہیں دیا ، جبکہ مرد پر واجب اور ضروری ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان رات اور دن کی تقسیم میں بھی عدل کرے ۔

تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین دن اور راتیں برابری کے ساتھ تقسیم کرے ، اور اس کے یہ جائز نہیں کہ وہ تقسیم کے بعد ان میں سے کسی ایک کو زیادہ وقت دے اور اس کے پاس رات گزارنے یا اس کے پاس ٹھرنے کے لیے اسے خاص کرلے ۔

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ دوسری اس پر راضی ہو کہ اس کے پاس زیادہ رہ لیا کرو ، لیکن رضامندی کے بغیر مطلقا ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اوران عورتوں کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود و باش اختیار کرو}. النساء (19) ۔

اور اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو زیادہ وقت دینا اور دوسری کو کم حسن معاشرت میں سے نہیں ، اس موضوع کے بارہ میں ہم آپ کے سامنے کچھ علماء کرام کے اقوال پیش کرتے جس سے یہ موضوع اور واضح ہوگا :

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس پر دلالت کرتی ہے اور مسلمان علماء کرام بھی اسی پر ہیں کہ مرد اپنی بیویوں کے درمیان دن اور راتوں کی تعداد کو تقسم کرے ، اور اس پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ اس تقسیم میں عدل وانصاف سے کام لے ۔ اھـ دیکھیں کتاب الام للشافعی (158/5) ۔

اور ایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح کہتے ہیں :

میرے علم میں نہیں کہ کسی نے بھی اس کی مخالفت کی ہو کہ مرد کو اپنی بیویوں کے درمیان تقسیم اور ان کے درمیان عدل کرنا چاہیے ۔ اھـ کتاب الام (280/5) ۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اگر مرد کے پاس ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور وہ آزاد عورتیں ہیں تو ان کے درمیان تقسیم میں برابری کرنا واجب ہے چاہے وہ بیویاں مسلمان ہوں یا پھر کتابی ، اور اگر وہ تقسیم میں برابری اور انصاف کو ترک کرتا ہے تو اس نے اللہ تعالی کی معصیت کا ارتکاب کیا ہے ، اور اس پر واجب ہے کہ وہ مظلوم بیوی کا حق ادا کرنے کے لیے قضا کرے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی کی طرف مائل ہو تو روز قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب مائل ہوگی) سنن ابوداود (242/2) سنن ترمذی (447/3) سنن ابن ماجہ (633/1) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے بلوغ المرام (310/3) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (80/7) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

اس میلان سے میلان فعل ہے ، کیونکہ جب وہ تقسیم میں برابری اور عدل کرتا ہے تو میلان قلب کا مؤاخذہ نہیں ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تم سے یہ تو کبھی نہیں ہوسکے گا کہ تم اپنی تمام بیویوں ہر طرح عدل کرو، گو تم کتنی بھی خواہش اور کوشش کر لو اس لیے بالکل ہی ایک کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری کو معلق کر کے چھوڑ دو}. ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ :

تم جو کچھ دلوں میں ہے اس کے بارہ میں تو انصاف نہیں کر سکتے ، تو تم بالکل ہی ایک طرف مائل نہ ہو جاؤ ، یعنی تم اپنے افعال اور خواہش کے پیچھے نہ چل نکلو ۔ ۔ ۔ اھـ دیکھیں شرح السنۃ للبغوی (9/150-151) ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین عدل وانصاف کرے ، اور سنن اربعہ میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں ۔ ۔ ۔)

اس پرواجب اورضروری ہے کہ وہ ان کے مابین تقسیم میں عدل وانصاف سے کام لے توا گرایک کے پاس ایک رات یادویا تین راتیں بسر کرتا ہے تودوسری کے پاس بھی اتنی ہی راتیں بسر کریں اورکسی ایک کو بھی دوسری پر تقسیم میں فضیلت نہ دے اھـ دیکھیں مجموع الفتاوی (269/32) ۔

اورابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

بیویوں کے مابین تقسیم میں برابری اورعدل وانصاف کرنے کے بارہ میں ہمیں اہل علم کے مابین کسی اختلاف کا علم نہیں ، اوراللہ تعالی کا بھی فرمان ہے :

.{**اوران عورتوں کے ساتھ اچھے احسن اندازمیں بودوباش اختیارکرو**}.، اورمعروف میلان کے ساتھ نہیں ۔ اھـ دیکھیں المغنی لابن قدامہ (138/8) ۔

تواس بنا پرآپ کا خاوند جوکچھ کررہا ہے وہ تقسیم میں عدل وانصاف اوربرابری نہیں اوروہ اللہ تعالی کے ہاں بہت ہی عظیم معصیت اورنافرمانی ہے ، اوراللہ تعالی ظلم کوپسند نہیں فرماتا ، اورنہ ہی وہ ظالموں سے محبت کرتا ہے ، اوررہا یہ مسئلہ کہ اس کا خیال ہے کہ جوآپ کے لیے دن مقرر ہے اس میں دوسری بیوی کے پاس جانا جائز ہے تواس کا یہ خیال اورگمان بھی غلط ہے ۔

شیخ منصور بھوتی کا کہنا ہے کہ :

اورخاوند پر یہ حرام ہے کہ وہ کسی ایک کی مقررکردہ رات میں یادن میں دوسری بیوی کے پاس جائے لیکن اگرکوئی ضرورت ہوتوپھر جاسکتا ہے ۔

دیکھیں الروض المربع شرح زادالمستقنع (449/6) ۔

اوراس کا یہ عذرپیش کرنا کہ آپ اس کی پہلی بیوی سے متفق نہیں ، یہ ایک اورغلطی کا ارتکاب ہے ، جس کا حل یہ نہیں کہ دوسرے پر ظلم کیا جائے ، بلکہ آپ کے خاوند پر یہ لازم اورضروری ہے کہ وہ اس معاملہ کوحل کرنے کے لیے شرعی اوامرپر عمل کرے ، نہ کہ جوکچھ اس کے ذہن میں آتا اورجووہ مناسب سمجھتا ہے اس پر عمل کرتا پھرے ۔

پھر ہم یہ کہیں گے کہ اسے ایسا کرنے کیا حاصل ہوا ؟ کیا یہ مشکل حل ہوگئی یا کہ اس کی مشکلات میں اضافہ اوروہ مشکل بھی اورپختہ اورپکی ہوگئی ؟

اورآپ کے طلاق کے مطالبہ کے بارہ میں ہم یہ گزارش کریں گے کہ آپ کا اس پر صبر کرنا اوراس کے ساتھ ساتھ اپنے خاوند کی اچھے اوراحسن اندازمیں اصلاح کرنا بہتر اوراچھا ہے ، آپ کے علم میں ہے کہ طلاق توسب سے آخری حل ہے ، اورپراس طلاق پر بہت سے مفاسد بھی مرتب ہوتے ہیں ۔

اس لیے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اسے کثرت سے نصیحت کریں اوراللہ تعالی کی یاددلائيں اوریہ باورکرائيں کہ یہ دنیا فانی ہے عنقریب وہ کل قیامت کے روزاللہ تعالی کے سامنے پیش ہوگا تووہ اس ظلم اورزیادتی کا اللہ تعالی کوکیا جواب دے گا ؟

اوراسی طرح آپ اسے اس بھی خوفزدہ کریں کہ اگروہ ایسا ہی کرتا رہا توہوسکتا ہے آپ سے طلاق کا مطالبہ کردوں ، شائد اس سے ہی وہ سمجھ جائے اوراس کے ذہن میں اللہ تعالی کا خوف آجائے اوروہ یہ سمجھے کہ آپ اس طرح کے حالات کوبرداشت نہیں کرسکتیں جوکہ عقلا اورشرعا دونوں لحاظ سے جائز نہیں ، اورآپ کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اپنے خاندان یا پھر خاوند کے خاندان کے کچھ عقل منداوراصلاح پسند لوگوں کواپنے اس معاملہ میں شامل کرتے ہوئے ان سے تعاون کی دوخواست کریں کہ وہ اس سے بات کریں ۔

اور آپ پر ضروری ہے کہ صبر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے دعا اور التجا بھی کرتی رہیں کہ اللہ تعالی اسے ھدایت سے نوازے اور اس فعل سے اسے باز رہنے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اور آپ یہ کہنا کہ لگتا نہیں کہ اس میں کچھ تبدیلی آئے ، یہ توصرف آپ کا خیال ہے ، کتنے ہی ظالم اور فاسق قسم کے لوگ بلکہ کافروں کو اللہ تعالی نے ھدایت سے نوازا اور وہ اپنے ان اعمال اور افعال سے باز آ گئے اور اللہ تعالی نے ان کی اصلاح فرما دی ، اور اصل بات تو یہ ہے کہ دل اللہ ورحمن کی انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے اسے گھما دے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے خاوند کو ھدایت سے نوازے اور آپ دونوں کے مابین خیر و بھلائی پیدا کرے اور آپ کو اس کی توفیق دے ۔

واللہ اعلم.